روزنامہ
# الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 22 مارچ 2008ء 13 ربیع الاول 1429 ہجری 22 امان 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 66

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے......(الرعد: 40)

دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے ان میں صفات الٰہیہ کو مان لیا ہے۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں۔ کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تا کہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔

ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا، وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سے مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں۔ مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے۔ شعر۔

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں، وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 150)

## دعا اور بارش

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور قحط کا ذکر کر کے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ تھوڑی دیر بعد موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور اگلے جمعہ تک ہوتی رہی۔ اگلے جمعہ میں ایک آدمی پھر اٹھا اور بارش کے نقصانات کا ذکر کر کے اس کے رکنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں ہی مدینہ کا موسم صاف ہو گیا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر 3317)

## احمدی طالب علم کا اعزاز

❁ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب وڑائچ ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حسن محمود صاحب وڑائچ نے یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے اینیمل ری پروڈکشن ڈیپارٹمنٹ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری مکمل کر لی ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے وہ پہلے طالب علم ہیں۔ ان کے مقالہ کا موضوع نیلی راوی بھینسوں میں کنٹرول بریڈنگ سے متعلق بنیادی اور قابل عمل امور کے متعلق تھا ان کے چار مقالہ جات بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ مزید برآں ان کی تحقیق قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں اور ورکشاپ میں پیش کی جا چکی ہے۔ آجکل وہ پاکستان، آسٹریلیا کے اشتراک کے تحت ڈیری امپرومنٹ کے پراجیکٹ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

## نرسنگ انسٹرکٹر کی ضرورت

❁ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ / فضل عمر ہسپتال کے نرسنگ سکول میں مرد یا خاتون نرسنگ انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے حضرات/خواتین جو درج ذیل قابلیت کے حامل ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ/امیر صاحب کی تصدیق سے بنام ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جلد روانہ کریں۔ درخواست دہندہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ

پاکستان نرسنگ کونسل کے رجسٹرڈ ہوں۔

نرسنگ کا تجربہ رکھتی/رکھتے ہوں

بطور نرسنگ انسٹرکٹر/ٹیوٹر کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دہندہ اپنی درخواستیں 31 مارچ 2008ء تک ارسال کر دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# چوتھی سالانہ دعوت طعام و تقسیم انعامات

## انجمن تاجران ربوہ 2007ء

انجمن تاجران ربوہ کے زیراہتمام مورخہ 14 مارچ 2008ء کو بعداز نماز جمعہ بیوت الحمد کے سبزہ زار میں چوتھی سالانہ دعوت طعام 2007ء منعقد ہوئی۔ جس میں ربوہ بھر کے 1200 سے زائد تاجر حضرات اور 200 مہمانان تشریف لائے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب سرپرست اعلیٰ انجمن تاجران نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے انجمن تاجران کے شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ اگرچہ یہ تقریب دسمبر 2007ء میں منعقد کرنے کا ارادہ تھا تاہم بوجوہ اس میں تاخیر واقع ہوگئی۔

انہوں نے کہا انجمن تاجران ربوہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جو جماعت کی سرپرستی میں کام کررہا ہے۔ اس کا مرکزی دفتر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ بالائی منزل پر واقع ہے۔ جو روزانہ شام تین سے چار گھنٹے کھلتا ہے اور مرکزی عہدیدار باقاعدگی سے کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مارکیٹس میں صدر اور سیکرٹری مقرر ہیں جو مرکزی نظام کی ہدایات کی روشنی میں فعال رہتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ مصالحت کا شعبہ جو مختلف معاملات، جھگڑوں، شکایات اور مسائل وغیرہ کو حل کرتا ہے، اس سال 417 کیسز آئے جن میں سے 410 کیسز کا تصفیہ دفتر انجمن تاجران میں ہی کرادیا گیا۔ شعبہ صلوٰۃ کے تحت نماز باجماعت کے قیام کی طرف مسلسل توجہ، تحریک اور تلقین کا عمل جاری ہے۔ مارکیٹس میں 19 نماز سنٹرز قائم کئے گئے ہیں جہاں نماز باجماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس امر کی کوشش جاری ہے کہ نمازوں کے اوقات میں کاروبار بند رہے۔

انہوں نے کہا دوران سال سڑکوں سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے میں بھی قابل قدر کام کیا گیا ہے، ہمارے شہر کی اہم اور کھلی سڑکیں ناجائز تجاوزات سے تنگ کی جارہی تھیں اور آمدورفت میں مشکلات پیش آرہی تھیں۔ ریڑھیوں کے لئے الگ بازار قائم کیا، اب اس امر کی ضرورت ہے کہ شہری بھی انجمن تاجران سے تعاون کریں اور گزرگاہوں اور سڑکوں پر رکاوٹ ڈالنے والے افراد کی حوصلہ شکنی کریں اور ان سے سڑکوں پر کھڑے ہوکر خرید و فروخت سے اجتناب کریں۔

انجمن تاجران کا سرکاری ادارہ جات کے ساتھ مؤثر رابطہ کا نظام قائم ہے۔ پلاسٹک بیگز کے رواج کو کم کرنے یا ختم کرنے اور عوام کی آگاہی کے لئے انجمن تاجران نے ایک کتابچہ شائع کرواکر ربوہ میں تقسیم کیا۔ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ پبلک کو اس کا متبادل انتظام بھی مہیا کیا جائے۔

انہوں نے دکاندار بھائیوں سے کہا کہ وہ ایک مثالی احمدی تاجر کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کریں، گاہکوں سے خوش اخلاقی اور احترام سے پیش آئیں۔ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ منافع کی شرح جائز ہو، باہر سے لوگ یہاں خریداری کرنے آئیں نہ کہ ہمارے مرد و زن قریبی شہروں میں عام خرید و فروخت کرنے جائیں۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے عہدیداران انجمن تاجران اور حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے دکانداران میں اعزازی و یادگاری شیلڈز تقسیم کیں۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں شاپنگ بیگز کے استعمال کو ختم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ شاپنگ بیگز ہمارے ماحول میں تباہ کن اثرات چھوڑ رہے ہیں۔ اگر شاپرز نہ ہوں تو شہر کا کوڑا وغیرہ زمیندار اپنی زمینوں میں کھاد کے طور پر ڈالنے کے لئے لے جائیں اور شہر میں صفائی کے معیار میں اضافہ ہو جائے۔ شاپنگ بیگ نہ جلتا ہے اور نہ دفن کرنے سے ضائع ہوتا ہے۔ اس کے خطرات سے آپ سب کو واقف ہونا چاہئے، اس کے متبادل کا انتظام کروانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور دینی طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی اور وسیع وعریض پنڈال میں بیٹھے ہوئے سینکڑوں دکانداران اور مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

## سانحہ ارتحال

مکرم مظہر احمد صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد شریف صاحب مرحوم مورخہ 12 مارچ 2008ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ بیت الحمد دارالیمن وسطی حمد ربوہ میں نماز مغرب کے بعد مکرم سلیمان پروازی صاحب نے پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر محمد ارشد صاحب صدر محلہ دارالیمن وسطی حمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم حکیم مولوی نور احمد صاحب لودھی ننگل رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تکمیل ناظرہ

مکرم رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ چک 2/T.D.A ضلع خوشاب اطلاع دیتے ہیں کہ میری بھانجی وردہ چغتائی بنت مکرم مرزا مختار احمد صاحب نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ قرآن مجید کا پہلا دور 2 ماہ 10 دن میں ختم کیا۔ بچی مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب صدر جماعت شاہ پور ضلع سرگودھا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے شکر گنج شوگر ملز جھنگ میں مورخہ 6 تا 7 مارچ 2008ء کو منعقد ہونے والی کھیلوں میں حصہ لیا۔ اور بیڈمنٹن، والی بال، ریلے ریس اور اتھلیٹکس میں اول پوزیشن حاصل کی نمایاں کھلاڑیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| شہنیلہ صادق | 100 میٹر | اول |
| شہنیلہ صادق | 200 میٹر | اول |
| قرۃ العین بشارت | 800 میٹر | اول |
| قرۃ العین بشارت | 1500 میٹر | اول |
| شہنیلہ صادق | 400 میٹر | اول |
| قرۃ العین بشارت | 400 میٹر | دوم |
| شہنیلہ صادق | شاٹ پٹ | اول |
| مدیحہ جاوید | شاٹ پٹ | دوم |
| مدیحہ جاوید | ڈسکس | اول |
| شہنیلہ صادق | لانگ جمپ | اول |
| مدیحہ جاوید | لانگ جمپ | دوم |
| قرۃ العین | سائیکل ریس | اول |
| شہنیلہ صادق | سائیکل ریس | اول |
| مدیحہ جاوید | بیڈمنٹن سنگل | اول |

والی بال ٹیم میں شہنیلہ صادق، مدیحہ جاوید، قرۃ العین

بیڈمنٹن ڈبل میں مدیحہ جاوید۔ عائشہ

ریلے ریس۔ ٹیم میں مدیحہ جاوید۔ شہنیلہ صادق۔ قرۃ لعین، تصور شاہین شامل تھیں۔

شہنیلہ صادق 30 پوائنٹ کے ساتھ بہترین کھلاڑی قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز کھلاڑیوں کیلئے مبارک کرے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

## تقریب شادی

مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ بیوہ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ صادقہ قمر صاحبہ کی شادی مکرم محمد شفیق ناصر صاحب ابن مکرم محمد سلیم جاوید صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ کے ساتھ مورخہ 13 فروری 2008ء کو ہوئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ اگلے روز دفاتر انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں تقریب ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## درخواست دعا

مکرم ندیم احمد صاحب نائب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ والدہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد جاوید صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع حافظ آباد گزشتہ 5 دن سے فضل عمر ہسپتال کے ICU میں زیر علاج ہیں۔ اب خدا کے فضل سے حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ظفر محمود صاحب کبابش ہوٹل گولبازار ربوہ کی کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ اس سے پہلے دو آپریشن ہو چکے ہیں۔ اب تیسرا آپریشن میو ہسپتال لاہور میں مورخہ 15 مارچ 2008ء کو ہوا ہے۔ آپریشن کافی طویل اور پیچیدہ تھا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں معجزانہ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ شائستہ بشیر صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب بھلور ضلع سیالکوٹ بوجہ فالج C.M.H سیالکوٹ کے I.C.U میں داخل ہیں۔ حالت غیر تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

# بیکاری ایک وبا ہے اس کا شکار تمام معاشرے کو بیکار کر دیتا ہے

## بیکار لوگ معمولی مزدوری کر لیں اور قوم کے لئے مفید وجود بنیں۔ اس سے اخلاق درست ہوتے ہیں

## تمام آوارگیاں بیکاری سے پیدا ہوتی ہیں۔ بیکاری سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ 20 دسمبر 1935ء سے اقتباس

تحریک جدید کی ہدایتوں میں سے ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ ہماری جماعت کے افراد بیکار نہ رہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا میری اس تحریک پر جماعت نے کس حد تک عمل کیا لیکن اپنے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا اور اگر کیا ہو تو میرے پاس اس کی رپورٹ نہیں پہنچی۔ **یاد رکھو جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔** بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے جس طرح ایک طاعون کا مریض سارے گاؤں والوں کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے، جس طرح ایک ہیضہ کا مریض سارے گاؤں والوں کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتا ہے اسی طرح تم ایک بیکار کو کسی گاؤں میں چھوڑ دو وہ سارے نوجوانوں کو بیکار بنانا شروع کر دے گا۔

جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی عادتیں سیکھ جاتا ہے۔ مثلاً تم دیکھو گے کہ بیکار آدمی ضرور اس قسم کی کھیلیں کھیلے گا جیسے تاش یا شطرنج وغیرہ ہیں اور جب وہ یہ کھیلیں کھیلنے بیٹھے گا تو چونکہ وہ اکیلا کھیل نہیں سکتا، اس لئے وہ لازماً دو چار اور لڑکوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہے گا اور پھر وہ اپنے حلقہ کو اور وسیع کرتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے ہمارے ایک استاد تھے ان کے دماغ میں کچھ نقص تھا۔ بعد میں وہ اسی نقص کی وجہ سے مدعی ماموریت اور نبوت بھی ہو گئے۔ انہیں بھی کسی زمانہ میں تاش کھیلنے کا شوق تھا اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے استاد تھے اور ان کا کام یہ تھا کہ ہماری تربیت کریں۔ پھر بھی وہ پکڑ کر ہمیں بٹھا لیتے اور کہتے آؤ تاش کھیلیں۔ اس وقت ہم کو بھی اس کھیل میں مزہ آتا۔ کیونکہ بچپن میں جس کام پر بھی لگا دیا جائے اسی میں بچے کو لذت آتی ہے لیکن آج یہ بیہودہ کھیل معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بعض اور بچے بھی ان کے ساتھ تاش کھیلتے۔ جب نماز کا وقت آتا تو ہم نماز پر جانے کے لئے گھبراہٹ کا اظہار کرتے لیکن جب انہیں ہماری گھبراہٹ محسوس ہوتی تو کہتے ایک بار اور کھیل لو اور وہ کھیلتے تو تھوڑی دیر کے بعد کہتے ایک بار اور کھیل لو ہمارے کان میں چونکہ ہر وقت یہ باتیں پڑتی رہتی تھیں کہ دین کی کیا قیمت ہے اس لئے جب ہم دیکھتے کہ نماز کو دیر ہو رہی ہے تو اٹھ کر نماز کے لئے بھاگ جاتے مگر جن کے کانوں میں یہ آواز نہ پڑے کہ دین کی کیا قدر و قیمت ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ اگر ایسی کھیلوں میں دوست مل جائیں یا کوئی استاد ہی مل جائے تو ان کی زندگی کے تباہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جس وقت فٹ بال کی کھیل میں مقابلہ ہوتا ہے یا کرکٹ میں مقابلہ ہوتا ہے یا تاش میں مقابلہ ہوتا ہے تو بچے لذت محسوس کرتے ہیں کیونکہ انسان کو ترقی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فطرت میں یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ مقابلہ میں دلچسپی لیتی اور لذت محسوس کرتی ہے۔ اگر کبھی چوری کے مقابلہ کی عادت ڈال دو تو تھوڑے ہی دنوں میں تم دیکھو گے کہ چوریاں زیادہ ہونے لگی ہیں اور لوگوں نے چوری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ یہی مقابلہ کی روح ہے جو تاش وغیرہ کھیلوں کے ذریعہ بچوں کی زندگی برباد کر دیتی ہے غرض تم کسی شہر میں ایک آوارہ کو چھوڑ دو وہ چونکہ بیکار ہو گا اس لئے اپنی بیکاری کو دور کرنے کے لئے کوئی کام نکالے گا کیونکہ انسان اگر فارغ بیٹھے تو تھوڑے ہی دنوں میں پاگل ہو جائے لیکن چونکہ وہ محنت سے جی چراتا ہے اس لئے بجائے کوئی مفید کام کرنے کے ایسے کام کرتا ہے جن میں اس کا دن بھی گزر جاتا اور جی بھی لگا رہتا ہے۔ کہیں تاش شروع ہو جائیں گے، کہیں شطرنج کھیلی جائے گی، کہیں گانا شروع ہو جائے گا، کہیں بانسریاں بجنی شروع ہو جائیں گی، کہیں سارنگیاں اور پھر طبلے بجنے لگ جائیں گے۔ یہاں تک کہ اسے ان چیزوں کی عادت ہو جائے گی اور ان سے پیچھے ہٹنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ وہ بظاہر ایک آوارہ ہو گا مگر درحقیقت وہ مریض ہو گا طاعون کا، وہ مریض ہو گا ہیضے کا جو نہ صرف خود ہلاک ہو گا بلکہ ہزاروں اور قیمتی جانوں کو بھی ہلاک کرے گا۔ پھر اس سے متاثر ہونے والے متعدی امراض کی طرح اَور لوگوں کو متاثر کریں گے اور وہ اَور کو یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ملک کا کثیر حصہ اس لعنت میں گرفتار ہو جائے گا۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں یہ ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

**پہلا بیکار اس لئے بنا تھا کہ اس کے والدین نے اس کے لئے کام مہیا نہ کیا لیکن دوسرے بیکار اس لئے بنیں گے کہ وہ ایک بیکار سے متاثر ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے** اور اس کی بدعادات کو اپنے اندر پیدا کر کے اپنی زندگی کا مقصد یہی سمجھیں گے کہ کہیں بیٹھے تو گا لیا کہیں سر مار لیا، کہیں تاش کھیل لی، کہیں شطرنج کھیل لیا، کہیں جؤا کھیلنے لگ گئے۔ غرض بیکاروں کی تمام تر کوشش ایسے ہی کاموں کے لئے ہو گی جو نہ ان کے لئے مفید نہ سلسلہ کے لئے اور نہ مذہب کے لئے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے۔ ہمارے ملک کی آمد پہلے ہی چھ پائی فی کس ہے اور یہ ہر شخص کی آمد نہیں بلکہ کروڑ پتیوں کی آمد ڈال کر اوسط نکالی گئی ہے اور ان لوگوں کی آمد ڈال کر نکالی گئی ہے جن کی دو دو تین تین لاکھ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ ورنہ اگر ان کو نکال دیا جائے تو ہمارے ملک کی آمد فی کس دو تین پائی رہ جاتی ہے۔ جس ملک کی آمدنی کا یہ حال ہو اس میں سمجھ لو کتنے بیکار ہوں گے۔ اگر ملک کے تمام افراد کام پر لگے ہوئے ہوتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ لیکن اب تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی دو آنے کماتا ہے تو اس پر اتنے بیکاروں کا بوجھ ہوتا ہے کہ اپنے لئے اس کی آمد دمڑی رہ جاتی ہے اور جو کماتا ہے اس کی آمد پر بھی اثر پڑتا ہے۔

تو بیکاروں کی وجہ سے ایک تو دوسرے لوگ ترقی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بیکار ان کے لئے بوجھ بنتے ہیں دوسرے جب ملک میں ایک طبقہ ایسا ہو جو آگے نہ بڑھنے والا ہو تو دوسرے لوگوں کا قدم بھی ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ بیکار مزدوری کو بہت کم کر دیتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے اور جب کسی کی بیکاری حد سے بڑھتی اور وہ بھوکوں مرنے لگتا ہے تو مزدوری کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے لیکن چونکہ اسے سخت احتیاج ہوتی ہے اس لئے اگر ایک جگہ مزدور کو چار آنے مل رہے ہوں تو یہ دو آنے لے کر بھی وہ کام کر دے گا اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سارے مزدوروں کی اجرت دو آنے ہو جائے گی اور لوگ کہیں گے کہ جب ہمیں دو دو آنے پر مزدور مل جاتے ہیں تو ہم چار آنے مزدوری کیوں دیں۔ پس وہ ایک بیکار ساری دنیا کے مزدوروں کی اجرت کو نقصان پہنچاتا اور سب کو دو آنے لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ **جن قوموں میں بیکاری زیادہ ہو ان میں مزدوری نہایت سستی ہوتی ہے۔ کیونکہ بیکار مجبوری کی وجہ سے کام کرتا اور باقی مزدوروں کی اجرتوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔** لیکن جن قوموں میں بیکاری کم ہو ان میں مزدوری مہنگی ہوتی ہے۔ تو بیکار اقتصادی ترقی کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ مانگنے کا عادی ہو گا۔ دوسروں پر بوجھ بنے گا اور اگر کبھی مزدوری کرے گا تو مزدوروں کی ترقی کو نقصان پہنچائے گا۔ پس اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاروں کا وجود سخت خطرناک ہے۔ پھر نہ صرف اقتصادی لحاظ سے بیکاروں کا وجود خطرناک ہے بلکہ قومی لحاظ سے بھی ان کا وجود خطرناک ہے۔ اگر کسی قوم میں دس ہزار میں سے ایک ہزار بیکار ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قوم کے پاس سو میں سے صرف نوے شخص موجود ہیں اور ان پر بھی دس فیصدی کا بوجھ ہے۔ ایسی قوم دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں جن کا ہر فرد خود کمانے کا عادی ہو کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ نیلامی میں اس قسم کا نظارہ دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک سو روپیہ ہوتا ہے اور دوسرے کے پاس ایک سو ایک لیکن یہ سو روپیہ پاس رکھنے والا شخص وہ چیز نہیں لے سکتا جو صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے والا اس کا مخالف لے جاتا ہے۔ اگر صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے سے نیلامیوں میں مخالف کامیاب ہو جاتا ہے تو جہاں سو کے مقابلہ میں کسی کے پاس نوے روپے ہوں وہ کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کا تو شکست کھا جانا یقینی ہے۔ ہندوؤں کو دیکھ لو ان میں چونکہ بیکار کم ہیں اس لئے وہ ہر مرحلہ پر مسلمانوں کو شکست دے دیتے ہیں، ان کی قوم دولت کمانے کی عادی ہے اور گو وہ دنیا کی خاطر دولت کماتی ہے جسے ہم اچھا نہیں سمجھتے مگر اقتصادی اور قومی طور پر اس کا نتیجہ ان کے لئے نہایت ہی خوشکن نکلتا ہے۔

پس میں نے تحریک کی تھی کہ **ہماری جماعت میں جو لوگ بیکار ہیں وہ معمولی سے معمولی مزدوری کر لیں مگر بیکار نہ رہیں۔** لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے میری اس نصیحت پر عمل نہیں کیا گیا اور اگر کیا گیا تو بہت کم حالانکہ اگر کوئی شخص بی اے یا ایم اے ہے اور اسے ملازمت نہیں ملتی اور وہ کوئی ایسا کام شروع کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ دو یا پانچ روپے ماہوار کماتا ہے تو اس کا اسے بھی فائدہ ہو گا اور جب وہ کام میں مشغول رہے گا تو دوسروں کو بھی فائدہ ہو گا اور اس سے عام لوگوں کو وہ نقصان نہیں پہنچائے گا جو بیکار شخص سے پہنچتا ہے۔ بلکہ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے اخلاق درست ہوں گے۔ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا روپیہ جو اس پر صرف کرتے تھے ضائع نہیں ہو گا اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس سے قوم کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ غرضیکہ وہ اپنی اخلاقی حالت کو بھی درست کرے گا اور اقتصادی حالت کو بھی۔

پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں جو لوگ اپنے بیکار بچے کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا بچہ ہے ہمارے گھر سے روٹی کھاتا ہے کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے وہ ویسی ہی بات کہتے ہیں جیسے کوئی کہے کہ میرا بچہ طاعون سے بیمار ہے کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یا میرا بچہ ہیضہ سے بیمار ہے کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ جس طرح طاعون کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے متعلق کسی اور کو کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ سارے شہر کو حق حاصل ہے کہ اس پر گھبراہٹ کا اظہار کرے اور اس بیماری کو روکے۔ جس طرح ہیضہ کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس معاملہ میں کسی اور کو کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ سارا شہر اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کے متعلق گھبراہٹ ظاہر کرے اور اس بیماری کو روکے۔ اسی طرح جو شخص بیکار ہے اس کے متعلق تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے ہم خود روٹی کھلاتے اور کپڑے پہناتے ہیں کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اس بیکاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے کیونکہ وہ طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کی طرح دوسرے بچوں کا خون چوستا اور انہیں بدعادات میں مبتلا کرتا ہے۔ تم ہیضہ کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو تم طاعون کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو مگر تم ہیضہ اور طاعون کے کیڑوں کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ وہ پھیلیں گے اور دوسروں کو مرض میں مبتلاء کریں گے۔ اسی طرح تم یہ کہہ کر ہم اپنے بچوں کو کھلاتے اور پلاتے ہیں اس ذمہ داری سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے جو تم پر عائد ہوتی ہے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے اس بیماری کو دور کرو ورنہ قوم اور ملک اس کے خلاف احتجاج کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ پس یہ معمولی بات نہیں کہ اسے نظرانداز کیا جاسکے۔ اگر ایک کروڑ پتی کا بچہ بھی بیکار ہے تو وہ اپنے گھر کو ہی نہیں بلکہ ملک کو بھی تباہ کرتا ہے۔

**یاد رکھو تمام آوارگیاں بیکاری سے پیدا ہوتی ہیں اور آوارگی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی جرم نہیں۔** میرے نزدیک چور ایک آوارہ سے بہتر ہے بشرطیکہ ان دونوں جرائم کو الگ الگ کیا جاسکے اور اگر چوری اور آوارگی کو الگ الگ کرکے میرے سامنے رکھا جائے تو یقیناً میں یہی کہوں گا کہ چور ہونا اچھا ہے مگر آوارہ ہونا برا۔ قتل نہایت ناجائز و ناپسندیدہ فعل ہے لیکن اگر میری طرح کسی نے اخلاق کا مطالعہ کیا ہو اور ان دونوں جرائم کو الگ الگ رکھ کر اس سے دریافت کیا جائے کہ ان میں سے کون سا فعل زیادہ برا ہے تو وہ یقیناً یہی کہے گا کہ قتل کرنا اچھا ہے مگر آوارہ ہونا برا۔ کیونکہ ممکن ہے قاتل پر ساری عمر میں صرف ایک گھنٹہ ایسا آیا ہو جبکہ اس نے جوش میں آکر کسی شخص کو قتل کردیا ہو لیکن آوارہ آدمی ساری عمر ذہنی طور پر قاتل بنا رہتا ہے اور اپنی عمر کے ہر گھنٹہ میں اپنی روح کو ہلاک کرتا ہے تم ایک قاتل کو نیک دیکھ سکتے ہو لیکن تم کسی آوارہ کو نیک نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ہو سکتا ہے ایک شخص نیک ہو لیکن اس کی عمر میں ایک گھنٹہ ایسا آجائے جب وہ جوش میں آکر کسی کو قتل کردے اور قتل کے بعد اپنے کئے پر پشیمان ہو اور دوسرے گھنٹہ میں ہی وہ اپنے رب کے سامنے جھک جائے اور کہے کہ اے میرے رب! مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف فرمائیں پس ہو سکتا ہے وہ معاف کردیا جائے لیکن آوارہ شخص خداتعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا کیونکہ وہ مردہ ہوتا ہے اس میں کوئی روحانی حس باقی نہیں رہتی۔ میرے نزدیک دنیا کا خطرناک سے خطرناک جرم آوارگی سے کم ہے اور آوارگی مجموعہ جرائم ہے۔ کیونکہ جرم ایک جزو ہے اور آوارگی تمام جرائم کا مجموعہ۔ ایک بادشاہ کے ہاتھ کی قیمت بادشاہ کی قیمت سے کم ہے، ایک جرنیل کے ہاتھ کی قیمت جرنیل سے کم ہے۔ اسی طرح ہر جرم کی پاداش آوارگی سے کم ہے کیونکہ جرم ایک جزو ہے اور آوارگی اس کی کل ہے۔ تم دنیا سے آوارگی مٹا ڈالو تمام جرائم خود بخود مٹ جائیں گے۔ تمام جرائم کی ابتداء بچپن کی عمر سے ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ آوارگی میں مبتلا ہوتا ہے تم بچے کو کھلا چھوڑ دیتے ہو اور کہتے ہو یہ بچہ ہے اس پر کیا پابندیاں عائد کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خطرناک جرائم کا عادی بن جاتا ہے۔ **اگر دنیا اپنے تمدن کو ایسا تبدیل کردے کہ بچے فارغ نہ رہ سکیں تو یقیناً دنیا میں جرائم کی تعداد معقول حد تک کم ہو جائے۔** لوگ اصلاح اخلاق کے لئے کئی تجویزیں سوچتے اور قسم قسم کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہتی ہیں اس کے مقابلہ میں اگر بچوں کو کام پر لگا دیا جائے اور بچپن کی عمر کو فارغ عمر نہ قرار دیا جائے تو نہ چوری باقی رہے نہ جھوٹ، نہ دغا، نہ فریب اور نہ کوئی اور فعل بد۔ بالعموم لوگ بچپن کی عمر کو بیکاری کا جائز زمانہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بیکاری بھی ویسی ہی ناجائز ہے جیسے بڑی عمر میں کسی کا بیکار رہنا۔ چنانچہ ہماری شریعت نے اس کو خصوصیت سے مدنظر رکھا ہے اور رسول کریم ﷺ نے اس کے متعلق ...... ہدایت دی ہے۔ پاگل اور دیوانے کہتے ہیں کہ یہ بے معنی حکم ہے۔ حالانکہ یہ بہترین تعلیم ہے جو بچوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے رسول کریم ﷺ نے دی۔ آپ فرماتے ہیں جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں ...... کہو اور بائیں میں اقامت۔ وہ بچہ جو ابھی بات نہیں سمجھتا، وہ بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہے رسول کریم ﷺ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تم آج ہی اس سے کام لو اور پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں ...... دو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تمہیں اس کے کان میں ...... دینی چاہئے لیکن دوسرے اور تیسرے دن نہیں۔ کیا پہلے دن بچہ ...... کو سمجھ سکتا تھا مگر مہینہ کے بعد کم فہم ہو جاتا ہے کہ تم اس حکم کو نظرانداز کردیتے ہو یا سمجھتے ہو کہ پہلے دن تو وہ اس قابل تھا کہ اس سے کام لیا جاتا لیکن سال دو سال گزرنے کے بعد وہ ناقابل ہو گیا ہے۔ جو شخص ہمیں یہ نصیحت کرتا ہے کہ تم بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں ...... دو یقیناً وہ اس تعلیم کے ذریعہ ہمیں اس نکتہ سے آگاہ کرتا ہے کہ بچہ کا ہر دن تعلیم کا دن ہے اور ہر روز اس کی تربیت کا تمہیں فکر کرنا چاہئے ...... ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہو جائے گی جن کے گھروں میں بیکار بچے رہے اور انہوں نے ان کی بیکاری کو دور کرنے کا کوئی انتظام نہ کیا۔ پس یہ غلطی ہے کہ ہمارے ملک میں بچپن کے زمانہ کو بیکاری کا زمانہ سمجھتے ہیں حالانکہ اگر بچپن کا زمانہ بیکاری کا زمانہ ہے تو پھر چوری چوری نہیں اور فریب فریب نہیں۔ تمام بدکاریاں اور تمام قسم کے فسق و فجور بچپن میں ہی سیکھے جاتے ہیں اور پھر ساری عمر کے لئے لعنت کا طوق بن کر گلے میں پڑ جاتے ہیں۔

پس **بیکاری کا ایک دن بھی موت کا دن ہے جب تک ہماری جماعت اس نکتہ کو نہیں سمجھتی حالانکہ خداتعالیٰ نے اس کو سمجھانے والے دیئے ہیں اس وقت تک وہ کبھی بھی ترقی نہیں** کرسکتی۔ دیکھو! رسول کریم ﷺ نے یہ بات کہی مگر لوگوں نے نہ سمجھی۔ اب میں نے بتائی ہے اور یہ میں آج ہی نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں مختلف رنگوں اور مختلف پیراؤں میں کئی دفعہ اس بات کو دہرا چکا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ میں ...... کے کسی حکم کو بھی لوں، اسے ہر دفعہ نئے رنگ میں بیان کرسکتا اور نئے پیرایہ میں لوگوں کے ذہن نشین کرسکتا ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم مختلف رنگوں میں ایک بات کو سنو، مزے لو اور عمل نہ کرو۔ اس کے نتیجہ میں تمہارا جرم اور بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ تمہیں ایک ایسا شخص ملا جس نے ایک ہی بات مختلف دلکش اور مؤثر پیراؤں میں تمہارے سامنے رکھی مگر پھر بھی تم نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ پس تحریک جدید میں میں نے ایک یہ نصیحت کی تھی کہ بیکاری کو دور کیا جائے مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 828 تا 835)

## مرے خدا

میرے خدا کوئی ایسا خیال برتر دے
جو میری روح کو بے انت درد سے بھر دے

میں تیری یاد کو دل کی گرہ میں باندھ رکھوں
یہ خوف ہے کہ تغافل کہیں نہ گم کر دے

دکھائی کچھ نہیں دیتا مجھے اندھیرے میں
جو آنکھیں دی ہیں تو پُر نور کوئی منظر دے

نہ آگے کوئی ہے بازار اور نہ باٹ کوئی
یہ نرم گرم جو سودا ہے طے یہیں کر دے

اٹھائے پھرتے ہیں ڈولی کہار کب سے ظفرؔ
خدارا روک انہیں اور مجھے مرا گھر دے

صابر ظفرؔ

مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب ومکرم تبریز احمد ظفر صاحب

# 116واں جلسہ سالانہ قادیان

جماعت احمدیہ عالمگیر کا 116واں جلسہ سالانہ قادیان دارالامان میں مورخہ 29 تا 31 دسمبر 2007ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ ذکر الٰہی، پُرسوز دعاؤں اور فلک بوس نعروں کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ رہی کہ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب لندن سے براہ راست ٹیلی ویژن احمدیہ سے ارشاد فرمایا اور حضور کے خطاب کو قادیان کے جلسہ گاہ میں براہ راست سنا اور دیکھا جا رہا تھا وہیں جلسہ سالانہ قادیان کی تین روزہ کارروائی قادیان سے ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں براہ راست نشر کی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں جوں جوں قریب آتی گئیں اندرون ملک اور بیرون ملک سے شمع احمدیت کے پروانوں کے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں موسم نہایت ہی خوشگوار رہا۔ جلسہ سے چند روز قبل سردی کی شدید لہر چل رہی تھی لیکن جلسہ جوں جوں قریب آتا گیا سردی کی شدت میں کافی کمی ہوگئی جس کی وجہ سے تینوں دن آسمان کے نیچے کھلی فضاء میں سامعین نے دھوپ میں جلسے کی کارروائی سماعت فرمائی۔ امسال پاکستان سے بڑی تعداد میں احمدیوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔

## معائنہ کارکنان

مورخہ 23 دسمبر 2007ء کو محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان نمائندہ حضور انور نے معائنہ کارکنان کیا اور اپنی زریں نصائح سے کارکنان جلسہ کو نوازا۔ اپنی تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بھی پیش فرمائے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

## پہلا دن

### پرچم کشائی

صبح ساڑھے نو بجے پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

### افتتاحی اجلاس

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات پر روشنی ڈالی۔

جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے ''توحید باری تعالیٰ، مختلف مذاہب کی تعلیم کی روشنی میں'' کی۔ اس کے بعد حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے ''سیرت آنحضرت ﷺ حقوق انسانیت بالخصوص مخالفین سے حسن سلوک'' کے موضوع پر کی۔ بعدہ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔

### تعارفی تقاریر

مکرم مولانا سی شمس الدین صاحب مربی سلسلہ نے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بلاد عربیہ میں ہونے والی ترقیات کا ذکر کیا۔

دوسری تعارفی تقریر شیخ مجیب الرحمٰن آف ڈنمارک کی ہوئی۔ آپ نے سکینڈین ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں اور وہاں کے ملکی حالات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر ساڑھے دو بجے جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔

### دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوئی۔ اس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے کی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا محمد ایوب صاحب مربی انچارج کیرلہ نے ''برکات خلافت'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی ''سیرت حضرت مسیح موعود خدمت دین کے آئینہ میں'' ہوئی۔

### تعارفی تقاریر

مکرم نعیم اللہ خان صاحب کرغستان نے اپنا تعارف کرایا اور کرغستان میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کیا۔ دوسری تعارفی تقریر مکرم محمد امیر صاحب مربی سلسلہ سری لنکا کی ہوئی۔

## دوسرا دن

### پہلا اجلاس

جلسے کا آغاز دس بجے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ پاکستان کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعود'' تھی اس کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام پیش ہوا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا سید کلیم الدین صاحب مربی انچارج دہلی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''دین میں عورت کے حقوق'' اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش ہوا۔

تیسری تقریر مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ''آخری زمانہ سے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں'' کی۔

اس کے بعد پروفیسر درباری لال صاحب سابق منسٹر پنجاب (انڈیا) نے جلسہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

### دوسری نشست

اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کی۔ کارروائی ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے ''پیشوایان مذاہب کا احترام'' کے عنوان سے پنجابی میں تقریر کی۔

### معززین کی مختصر تقاریر

سب سے پہلے مکرم کیپٹن بلبیر سنگھ صاحب باٹھ ایم ایل اے سری ہرگوبند پور نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام امن کی کوششوں کی تعریف کی۔ اس کے بعد شری گیو سوامی سوشیل جی مہاراج دہلی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کچھ عرصہ قبل تعارف ہوا ہے۔ میں اس جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم دیتی ہے اس سے یقیناً دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ تیسری تقریر شری نرسنگھ سیلوال صدر بھوجن مہا پنچایت ہریانہ کی ہوئی۔ اس کے بعد پی ایس چاولہ صاحب نے تقریر کی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوں۔ اس کے بعد سوامی سورج پرکاش ہوشیار پور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہ انوراگ سود صاحب، سردار گورکرپال سنگھ صاحب آئی اے ایس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اپنے خیالات کا اظہار اور کیا جلسہ کے انتظامات کو سراہا۔ محترمہ سدیش شرما دہلی آل انڈیا ریلوے اسکارٹ کمشنر اور ایس کے شرما صاحب چیئرمین ہیومن رائٹس ایکٹ اترا کھنڈ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

## تیسرا دن

### پہلا اجلاس

محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی صدارت میں اجلاس کا آغاز ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظم وقف جدید بیرون کی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے مالی نظام اور نظام وصیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش ہوا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے بعنوان ''عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل'' کی۔

اس کے بعد مکرم لکھویر سنگھ لودھی ننگل ایم ایل اے حلقہ قادیان اور اَوِناش رائے کھنہ ایم پی کی تقاریر ہوئیں۔ ہر دو نے جلسہ سالانہ کے بھائی چارہ والے ماحول میں اور جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کوششوں کی تعریف کی اور کہا کہ اگر جماعت احمدیہ اسی طرح اپنے مشن کو جاری رکھے گی تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

### اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صدارت میں ڈیڑھ بجے شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد معززین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پہلی تقریر مہنت رام پرکاش داس صدر وشو ہندو پریشد نے کی اور دوسری تقریر سنت بابا نے کی۔

### جماعتی معززین کی تقاریر

پہلی تقریر مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی سابق امیر بینن و ٹوگو نے کی۔ دوسری تقریر مولانا شمشیر علی صاحب انڈونیشیا نے کی۔ تیسری تقریر مکرم حامد محمود شاہ صاحب مربی سلسلہ و امیر بیلجیئم نے کی۔ چوتھی تقریر مبشر احمد زاہد صاحب نمائندہ جاپان نے کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور حکومت ہند اور حکومت پنجاب اور مختلف محکمہ جات مثلاً ریلوے، بجلی وغیرہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد ٹھیک ساڑھے تین بجے ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے براہ راست جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضور انور کا اختتامی خطاب نشر ہوا۔

## دعائے مغفرت برائے موصیان

دوران سال جن موصیان نے وفات پائی ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کے نام دعائے مغفرت کی غرض سے پڑھ کر محترم مولانا محمد عنایت صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے سنائے۔

## اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 30 دسمبر 2007ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت اقصیٰ میں 17 نکاحوں کے اعلانات ہوئے اور بعد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

## حاضری

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان میں ہندوستان سمیت 30 مما لک کے 17 ہزار احمدیت کے پروانوں نے شرکت کی۔ بیرون مما لک سے آنے والوں میں سب سے زیادہ افراد پاکستان سے آئے۔ پاکستان سے 4744افراد نے شرکت کی۔ ہندوستان کے 25 صوبہ جات سے احباب جماعت اور پانچ ہزار نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ برطانیہ، امریکہ، سری لنکا، فلسطین، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، میانمار، نیپال، کینیڈا، کویت، سنگاپور، ہالینڈ، سویڈن، ناروے ،اٹلی ، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات، بھوٹان، ماریشس، جاپان، نائیجیریا، گھانا، بیلجیئم، نیوزی لینڈ، سوئز رلینڈ، کرغستان، پاکستان، گریس، سے احمدیت کے پروانوں نے اس روحانی اجتماع میں شرکت کی۔ اسی طرح ایک سو اٹھارہ مہمان احباب وخواتین نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

## رواں تراجم

سامعین کرام کے لئے انگریزی، ملیالم، کنڑ، تامل ،تیلگو، بنگلہ زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم پیش کئے جاتے رہے۔

## نماز تہجد و درس القرآن

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں 24 دسمبر تا 2 جنوری بیت اقصیٰ میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور بعد نماز فجر درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔

## پریس اینڈ میڈیا

شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے گزشتہ سالوں سے بڑھ کر اور زیادہ وسیع پیمانے پر جلسہ سالانہ کی کوریج کی۔ تقریباً تمام قومی اخبارات جو کہ اردو ہندی پنجابی انگریزی زبانوں اور دیگر صوبائی اخبارات نے جو مختلف میں زبانوں میں شائع ہوتے ہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ کے متعلق تفصیلی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ سپلیمنٹ شائع کئے الیکٹرانک میڈیا نے تین چار مرتبہ اپنے خاص پروگراموں میں جلسہ کی کوریج نشر کیں۔ اجیت سماچار، پنجاب کیسری، اتم ہندو، دینک بھاسکر، دینک ٹریبیون، دینک جاگرن، ہند سماچار، جگ بانی، پنجاب آج تک، ٹریبیون پنجابی، نواں زمانہ، دیس سیوک، چڑھدی کلا، سپوکس مین، سچ دی پٹاری، ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، انڈین ایکسپریس، اکالی پتریکا، پربھات خبر جھاڑ کھنڈ، دینک جاگران جھاڑکھنڈ، راشٹریہ سہارا اردو جھاڑکھنڈ، سموات سادھنا چھتیس گڑھ، شبدھ چھتیس گڑھ، ہری بھومی چھتیس گڑھ، پھلجھر کی پکار چھتیس گڑھ، سماج اڑیسہ اسی طرح مہاراشٹر کے اخبارات میں سے نیا سویرا اردو، اسی طرح چھتیس گڑھ کے 5 مہاراشٹر کے اور ایک اڑیسہ کے ایک اور جھاڑ کھنڈ کے ایک اور نیپال کے 2 نمائندگان نے اس جلسہ کو کور کیا۔ اسی طرح انٹرنیشنل کوریج کے لئے میڈیا پنجاب جرمنی وجالندھر، انگریزی، پنجابی پنجاب نیوز یو ایس اے انگریزی و پنجابی آکاس ریڈیو یو کے چینل پنجاب سانجھ سویرا کینیڈا بدھالی نیوز یو کے میں بھی جلسہ سالانہ کی خبریں نشر ہوئیں اور شائع کی گئیں۔ الیکٹرانک چینل: دوردرشن، آکاش وانی، ایم ایچ ون، آئی بی این 7، ٹوٹل ٹی وی، ٹی وی ٹائم کے نمائندگان نے بھی جلسہ کو کوریج دی۔

## ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے تمام پروگرام قادیان سے جماعتی ویب سائٹ پر ساتھ ساتھ بھجوائے جاتے رہے جو ساتھ کے ساتھ نشر ہوتے رہے۔ اسی طرح افتتاحی اجلاس اور جلسہ سالانہ پہلے دن اجلاس کی پہلی دو تقاریر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی گئیں۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے روز کا بھی سارا پروگرام ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اختتامی خطاب کے دوران قادیان کے جلسہ گاہ کے نظاروں کے ساتھ نعروں کی آواز سیدنا محمود ہال یو کے میں سنائی جا رہی تھی۔ نیز دیگر انٹرویوز وغیرہ کی صرف چند گھنٹوں کے توقف سے نشر ہوتے رہے۔

## جنازہ ہائے حاضر وغائب

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سے موصی حضرات کے تابوت بھی آتے ہیں امسال بھی ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں بعد نماز جنازہ عمل میں آئی۔

## نظامتیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر کل 31 نظامتیں برسر عمل رہیں ان کے ناظمین، نائبین اور کارکنان نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ اپنے ذمہ کئے گئے فرائض کی احسن رنگ میں ادائیگی کی۔

نیز کل 26 قیام گاہوں میں مہمانان کرام کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔

## استقبال

ہندوستان کے جملہ صوبہ جات اور بیرون ہند سے آنے والے مہمانان کی سہولت کے پیش نظر شعبہ استقبال کے تحت دہلی ایئرپورٹ، امرتسر ایئرپورٹ، امرتسر ریلوے اسٹیشن، قادیان ریلوے سٹیشن، اور واہگہ بارڈر پر رضا کاران متعین کئے گئے اسی طرح احمدیہ گراؤنڈ میں بھی پاکستان اور کشمیر وغیرہ سے آنے والے مہمانان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت رضا کاران موجود رہتے تھے۔

## طبی امداد

مہمانان کی سہولت کے پیش نظر ہر قیام گاہ اور جلسہ گاہ میں ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں لگائی گئیں تاکہ فوری طور پر مہمانوں کو علاج کی سہولت پہنچائی جا سکے۔

## سپیشل ٹرین

جلسہ سالانہ کے پیش نظر گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مسیح موعود کے پروانوں کی خاطر امرتسر ہوتا قادیان آمدورفت کے لئے دو سپیشل ٹرینیں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے چلائی گئیں۔

## لنگر خانہ

ہر سال جلسہ سالانہ کے ایام میں دارالضیافت (لنگر خانہ حضرت مسیح موعود) کے علاوہ اور کئی لنگر جاری کئے جاتے ہیں۔ جیسے لنگر خانہ نمبر 2 جو کہ دفاتر جلسہ سالانہ کے قریب ہے۔ لنگر خانہ نمبر 3 جو کہ بہشتی مقبرہ کے قریب ہے۔ امسال ان تینوں لنگر خانوں میں کھانا تیار ہوتا رہا۔

## نمازوں کا اہتمام

جلسہ سالانہ کے ایام میں باجماعت نمازوں کے لئے مرد حضرات کے لئے بیت اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے بیت مبارک میں انتظام تھا۔ جلسہ کے تینوں روز نماز ظہر وعصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہیں۔ مرکزی بیوت کے علاوہ تمام قیامگاہوں میں نماز تہجد اور درس القرآن اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ جن بیوت میں باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد اور درس القرآن اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ بیت نور، بیت دارالفتوح، سرائے طاہر، خیمہ جات قیام گاہ مستورات جامعۃ المبشرین، ہوسٹل، بیت احمدیہ ننگل، بیت دارالبرکات۔

## بیعتیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اللہ کے فضل و احسان سے ہر سال یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماتا ہے امسال بھی 36 افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں برکت عطا فرمائے اور انہیں ثابت قدم رکھے۔ آمین

جلسہ سالانہ قادیان بچھڑے ہوئے عزیز و اقارب بھائی بہنوں اور رشتہ داروں کو ملانے کا بھی موجب بنتا ہے۔ اللہ کے فضل واحسان سے امسال بھی یہ نظارہ دیکھنے میں آیا۔ وہ بھائی بہن جو تقسیم ملک کے وقت اپنے اقرباء سے جدا ہو کر پاکستان چلے گئے یا وہ بچیاں جو رخصت ہو کر پاکستان چلی گئی تھیں اور ملکی حالات خراب ہونے کے باعث اپنے والدین سے مل نہیں پا رہی تھیں جلسہ سالانہ کی برکت سے وہ قادیان دارالامان میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے آئیں اور اپنے اقرباء اور والدین سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 3 جنوری 2008ء)

---

## مضمون نگار طلباء کے لئے نصائح

حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کے طلباء کے زیر اہتمام دو مختلف مواقع پر ان کی جانب سے رسالہ جاری کرنے پر طلباء کے لئے جو پیغامات دیئے ان کا خلاصہ درج ہے:۔

خالی مضمون ہر ایک شخص لکھ سکتا ہے۔ لیکن مضمون ایسا لکھنا چاہئے جو اس کے پڑھنے والوں کے لئے زیادتی علم کا موجب ہو۔ اصل مضمون وہی ہے جو اپنے اندر کوئی نئی بات رکھتا ہو۔ اس کے لئے ان امور کو مدنظر رکھیں۔

☆مضمون ایسے ہوں جو واقعہ میں مفید ہوں اور صرف ذہنی دلچسپی کے لئے نہ ہوں۔

☆مضمون میں طبعی ترتیب ہو تا کہ پڑھنے والے کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

☆مضمون میں ایسے مفید پہلو پیش کئے جائیں جو اس سے پہلے زیر بحث نہ آئے ہوں۔

☆مضمون میں ایسے امور ہوں جن سے ذہن میں وسعت پیدا ہو۔ تنگ ظرفی اور کج فہمی پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

☆اپنے خیالات کو ثابت کرنے کے لئے غلط استدلال کو کام میں نہ لائیں تقویٰ کا دامن نہ چھوٹے۔

☆مضمون شائع ہونے کے بعد اگر اپنی غلطی معلوم ہو تو اس کے اقرار کرنے سے دریغ نہ ہو۔

☆اپنے سے پہلے عالموں کے غور وفکر کے نتائج کو مناسب درجہ دیں۔

☆انسانی علم کی ترقی کبھی نہیں رکتی ہے۔

☆علم کے جس مقام پر اب دنیا ہے وہ پہلوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو ہم بھی اس مقام پر کھڑے نہ ہوتے۔

☆پہلوں کی غلطیاں ہی ہماری اصابت رائے کا موجب ہیں۔

(مرسلہ: مکرم قریشی محمد کریم)

## آلو کا اصلی وطن

دنیا میں سب سے زیادہ کھائی جانے والی چیز آلو (Potato) ہے۔ آلو کا اصلی وطن جنوبی امریکہ تھا۔ جہاں سے یہ چلی، پیرو، میکسیکو اور سپین سے ہوتا ہوا 1839ء میں پنجاب میں کاشت کیا گیا۔

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 79059 میں عابد مقصود

ولد مقصود احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ صدیق آباد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4600 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عابد مقصود۔ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد کاشف ولد منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر وقار ولد نثار احمد

### مسل نمبر 79060 میں افتخار احمد

ولد سلطان احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ گورونانک پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) اڑھائی مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ افتخار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شہزاد ولد نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 باسط احمد ڈار ولد محمد شفیع ڈار

### مسل نمبر 79061 میں منیر احمد

ولد حسن دین قوم ڈوگر پیشہ زراعت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مویشی مالیتی -/90000 روپے (2) 6 مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شہزاد مربی سلسلہ ولد نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 میاں ساجد محمود ولد چوہدری منظور احمد

### مسل نمبر 79062 میں سردار احمد

ولد مہر دین قوم ڈوگر پیشہ زراعت عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ زرعی اراضی 4/ایکڑ اندازاً مالیتی -/1200000 روپے کا حصہ (حصہ دار 2 بہنیں 3 بھائی ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سردار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شہزاد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں ساجد محمود

### مسل نمبر 79063 میں حفیظ اللہ خاں

ولد نصر اللہ خاں قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ورک پارک فاروق آباد شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 7 مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/700000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/4350 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حفیظ اللہ خاں۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر منظور ولد محمد مقبول گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد شہزاد مربی سلسلہ ولد نذیر احمد

### مسل نمبر 79064 میں محمد شکیل احمد

ولد محمد اسماعیل کلیم قوم ہنجراء پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد شکیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء النور ولد عبد المجید۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اسماعیل کلیم والد موصی

### مسل نمبر 79065 میں محمد اکمل

ولد عبد المجید قوم آرائیں پیشہ معاون دوکاندار عمر 97 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رتیاں چک نمبر 5 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 13 مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/300000 روپے کا 1/6 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت معاون دوکاندار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اکمل۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم مبشر ولد محمد اکمل۔ گواہ شد نمبر 2 نیر الاسلام مربی سلسلہ وصیت نمبر 34776

### مسل نمبر 79066 میں صغراں بی بی

زوجہ محمد اکمل قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 98 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 5 رتیاں مہاجراں ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/100000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صغراں بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم مبشر ولد محمد اکمل۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اکمل خاوند موصیہ

### مسل نمبر 79067 میں رفعت نعیم

زوجہ نعیم مبشر قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 5 رتیاں مہاجراں ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے اندازاً مالیتی -/45000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رفعت نعیم۔ گواہ شد نمبر 1 نیر الاسلام مربی سلسلہ وصیت نمبر 34776۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم مبشر خاوند موصیہ

### مسل نمبر 79068 میں ارسلان اعجاز

ولد اعجاز احمد ناز قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ ماڈل ٹاؤن سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ارسلان اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد ناز والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 نیر الاسلام مربی سلسلہ وصیت نمبر 34776

### مسل نمبر 79069 میں ساجدہ پروین

زوجی مرزا محمد نعیم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 15 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ساجدہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 نیر الاسلام وصیت نمبر 34776۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد نعیم خاوند موصیہ

### مسل نمبر 79070 میں آصفہ ناہید

زوجہ نور احمد پرویز قوم جٹ پیشہ ٹیچنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ غوث پورہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/30000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ -/25000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آصفہ ناہید۔ گواہ شد نمبر 1 نور احمد پرویز خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد طاہر ولد مقبول احمد

### مسل نمبر 79071 میں محمد منصور احمد

ولد محمد طفیل قوم ہنجراء پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال پورہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد منصور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد سہیل نسیم ولد محمد طفیل نسیم۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد محمد طفیل نسیم

### مسل نمبر 79072 میں حفیظ احمد

ولد مبارک علی قوم بندیشہ جٹ پیشہ پنشنر عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ غوث پورہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 3 مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حفیظ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود ولد شفاء اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 شفاء اللہ ولد حفیظ احمد

### مسل نمبر 79073 میں شبیر احمد

ولد منیر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-9-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس

پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ شبیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد طاہر ولد مشتاق احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نفیس احمد ولد محمد سرور

### مسل نمبر 79074 میں عبدالنور

ولد عبدالحئی قوم جٹ اٹھوال پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ عبدالنور۔ گواہ شد نمبر 1 نفیس احمد ولد محمد سرور۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی والد موصی

### مسل نمبر 79075 میں کمال دین

ولد صوفی احمد دین قوم بھٹی پیشہ درزی رحکمت عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 18 بھوڑو ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-10-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/100000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت درزی رحکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ کمال دین ۔ گواہ شد نمبر 1 علی محمد گرگیز ولد بیڑو خاں۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء العلیم ولد نصیر احمد

### مسل نمبر 79076 میں ارشاد بیگم

زوجہ بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 123 سرانوالی بھلیر ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-1-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/60000 روپے (2) نقد رقم -/100000 روپے (3) حق مہر ادا شدہ -/6000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ ارشاد بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 علی احمد ولد دین محمد۔ گواہ شد نمبر 2 اللہ رکھا ولد دین محمد

### مسل نمبر 79077 میں منصور فاطمہ

بنت محمد اشرف سیال قوم سیال جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 79 نواں کوٹ ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے اندازاً مالیتی -/35000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ منصور فاطمہ ۔ گواہ شد نمبر 1 آصف تو حید رؤف مربی سلسلہ وصیت نمبر 30858 ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف سیال والد موصیہ

### مسل نمبر 79078 میں احسن فاروق گوندل

ولد چوہدری ظفر اللہ خاں قوم گوندل پیشہ واقف زندگی عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دیال داس ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4100 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ احسن فاروق گوندل ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق ولد جلال دین ۔ گواہ شد نمبر 2 ہدایت خاں ولد خوبداد خاں

### مسل نمبر 79079 میں بشریٰ بیگم

زوجہ پرویز اختر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دیال داس ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 5 مرلہ پلاٹ واقع نصرت کالونی اندازاً مالیتی -/250000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ بشریٰ بیگم ۔ گواہ شد نمبر 1 احسن فاروق گوندل ولد چوہدری ظفر اللہ خاں۔ گواہ شد نمبر 2 پرویز اختر ولد محمد شفیع

### مسل نمبر 79080 میں قیوم خاں

ولد محمد ارشد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دیال داس ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ قیوم خاں ۔ گواہ شد نمبر 1 احسن فاروق گوندل ولد ظفر اللہ خاں گواہ شد نمبر 2 عاصم شہزاد ولد محمد اکرم

### مسل نمبر 79081 میں ملک عزیز احمد

ولد ملک دوست محمد قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آہیرانوالہ خوشاب شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بینک بیلنس -/850000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4579 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ اور بصورت منافع بینک مبلغ -/85600 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ ملک عزیز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان مربی سلسلہ ولد محمد صدیق ۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد مربی سلسلہ ولد انور حسین چانڈیو

### مسل نمبر 79082 میں خادم حسین

ولد عمر حیات قوم بڑانہ پیشہ زراعت عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 4 ایکڑ اندازاً مالیتی -/200000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9600 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد خادم حسین ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان مربی سلسلہ ولد محمد صدیق ۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79083 میں عمر حیات

ولد خادم حسین قوم بڑانہ پیشہ زراعت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مویشی مالیتی -/50000 روپے (2) مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/50000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ بصورت زراعت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ عمر حیات۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان ولد محمد صدیق ۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79084 میں سکندر حیات

ولد خادم حسین قوم بڑانہ پیشہ دوکانداری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان 5 مرلہ مالیتی -/50000 روپے (2) دوکان مالیتی -/50000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ سکندر حیات۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان ولد محمد صدیق ۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79085 میں محمد صدیق

ولد خادم حسین قوم بڑانہ پیشہ زراعت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان 5 مرلہ اندازاً مالیتی -/50000 روپے (2) مویشی مالیتی اندازاً -/60000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ بصورت زراعت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ محمد صدیق۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79086 میں احمد خان

ولد عبدالرحمٰن قوم بڑانہ پیشہ دوکانداری رپنشنر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) سامان دکان اندازاً مالیتی -/40000 روپے (2) مویشی اندازاً مالیتی -/100000 روپے (3) مکان 5 مرلہ اندازاً مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500+2000 روپے ماہوار بصورت دوکان رپنشن مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ احمد خان ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان ولد محمد صدیق ۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79087 میں محمد رمضان

ولد ملک عبدالرحمان قوم بڑانہ پیشہ پنشنر رزراعت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39/M.B غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان 5 مرلہ مالیتی اندازاً -/50000 روپے (2) مویشی مالیتی اندازاً -/100000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ اور مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ محمد رمضان ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان ولد محمد صدیق۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور ولد انور حسین

### مسل نمبر 79088 میں راشدہ منصور

زوجہ منصور احمد رند قوم رند پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وٹو جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/18000 ادا شدہ بصورت زیور باقی -/32000 روپے بذمہ خاوند (2) طلائی زیور 2 تولے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں

گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔راشدہ منصور۔گواہ شدنمبر1 منصوراحمدرند خاوندموصیہ۔گواہ شدنمبر2 محمدلقمان ولدمحمدصدیق

## مسل نمبر79089میں محموداحمد

ولدعطاء محمدقوم جوئیہ پیشہ پنشنرعمر43سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-15میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زرعی اراضی (بارانی) ڈیڑھ ایکڑ اندازاً مالیتی -/110000روپے (2) مویشی مالیتی اندازاً-/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2213روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محموداحمد۔گواہ شد نمبر1 منصوراحمد ولد عبدالرشید۔ گواہ شدنمبر2 محمدلقمان ولد محمدصدیق

## مسل نمبر79090میں تصورشاہین

زوجہ محمدنصراللہ جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر28سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-13میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 31 کنال بارانی اراضی واقع شاہ پتی ضلع لیہ اندازاًمالیتی -/80000روپے(2) حق مہراداشدہ -/5500روپے بصورت 2تولے طلائی زیور(3) گائے 1عددمالیتی -/20000 روپے (4) طلائی زیور 2تولے مالیتی -/40000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/12000روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔تصورشاہین۔گواہ شدنمبر1 مطیع اللہ جوئیہ ولدملک جہانگیر محمدجوئیہ۔گواہ شدنمبر2 محمدیونس ولدمحمدصادق

## مسل نمبر79091میں فرزانہ شاد

زوجہ مطیع اللہ شادجوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر29سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-13میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 31 کنال بارانی زرعی اراضی واقع شاہ پتی لیہ مالیتی -/80000روپے(2)حق مہر اداشدہ بصورت طلائی زیور-/5500روپے(3) بھینس مالیتی -/40000روپے (4) طلائی زیورڈیڑھ تولہ مالیتی -/30000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اورمبلغ-/12000روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔فرزانہ شاد۔گواہ شدنمبر1 محمدنصراللہ جوئیہ۔گواہ شدنمبر2 محمدیونس

## مسل نمبر79092میں محمدوارث

ولدعطاء محمدقوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر37سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-13میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمدوارث۔گواہ شدنمبر1 محمدلقمان مربی سلسلہ ولد محمدصدیق۔ گواہ شدنمبر 2 مسرور احمدانور ولد انورحسین

## مسل نمبر79093میں ذوالفقار

ولددوست محمدقوم کھبہ پیشہ زراعت عمر45سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ شیرمست ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-1-17میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زرعی اراضی بارانی 7/1 ایکڑ اندازاًمالیتی -/350000روپے(2) مکان(زمین بلاتعمیرشدہ ہے) -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/24000 روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ذوالفقار۔گواہ شد نمبر 1 محمدسرفراز ولد عبدالرشید۔گواہ شدنمبر2 مسروراحمدانور ولدانورحسین

## مسل نمبر79094میں شیرمست

ولداحمد یارقوم کھبہ پیشہ زراعت عمر 60سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ شیرمست ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-17میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)24/1 ایکڑ زرعی اراضی بارانی اندازاًمالیتی -/1200000روپے(2) ٹریکٹر مالیتی -/300000روپے(3) مکان (زرعی زمین میں ہی ہے )-/30000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50000روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ شیرمست۔گواہ شدنمبر 1مسروراحمدانور ولد انور حسین گواہ شدنمبر2 محمدسرفراز ولدعبدالرشید

## مسل نمبر79095میں عبدالقیوم

ولدمحمدنوازقوم کھبہ پیشہ زراعت عمر40سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ شیرمست ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-17میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 20/1 ایکڑ زرعی اراضی بارانی مالیتی -/1000000روپے (2) مکان (زرعی زمین میں ہی بنا ہے ) -/20000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/20000 روپے سالانہ آمدازجائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالقیوم ۔گواہ شد نمبر 1 محمدسرفراز ولد عبدالرشید۔گواہ شدنمبر2 مسروراحمدانور ولدانورحسین

## مسل نمبر79096میں بشیراحمد

ولدمعراج دین قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر36سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ شہر ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-3میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) دوعدددوکانات برقبہ 2مرلہ اندازاًمالیتی -/300000 روپے (2) حصہ مکان 7مرلہ اندازاًمالیتی -/625000روپے اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔بشیراحمد۔گواہ شد نمبر1 حمادرضاء ولد پیرزادہ خلیل احمد ناصر۔گواہ شدنمبر2 جمیل الرحمٰن خلیل سنوری ولدمحمدادریس سنوری

## مسل نمبر79097میں اذکیٰ باسط

بنت میاں محمداسلم خالدقوم باٹا پیشہ طالب علم عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی باٹا ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-5-30میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ اذکیٰ باسط۔گواہ شدنمبر1 حفیظ الرحمٰن ولدمولابخش۔گواہ شدنمبر2 حمادرضاولدپیرزادہ خلیل احمد

## مسل نمبر79098میں عطاءالحئ منصور

ولدحفیظ الرحمٰن سنوری قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر16سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-8-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عطاءالحئ منصور۔

گواہ شدنمبر1 حمادرضا۔گواہ شدنمبر2 جمیل الرحمٰن خلیل سنوری

## مسل نمبر79099میں عطاءالکریم خالد

ولدخالداحمدامجدقوم خان مغل پیشہ ملازمت عمر22سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نئی آبادی کوٹ محمدیار ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 07-3-22میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/3000روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عطاء الکریم خالد۔گواہ شد نمبر 1حمادرضاولد پیرزادہ خلیل احمدناصر گواہ شدنمبر2 قمراحمد ولدناصراحمدکھوکھر

## مسل نمبر79100میں محمداسحٰق

ولدجیون خان قوم راجپوت پیشہ پنشنرعمر68سال بیعت 1962ء ساکن نئی آبادی کوٹ محمدیار ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-3-22میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) رہائشی مکان اندازاًمالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1032 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمداسحٰق۔گواہ شد نمبر 1حمادرضاولد پیرزادہ خلیل احمدناصر۔گواہ شدنمبر2 خالداحمدامجد ولدمیاں محمددین

## مسل نمبر79101میں حبیب الرحمٰن سنوری

ولدجمیل الرحمٰن خلیل سنوری قوم آرائیں پیشہ پنشنرعمر 35سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-01میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) بوقت پنشن ملنے والی رقم -/700000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/4000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حبیب الرحمٰن سنوری۔گواہ شدنمبر1 جمیل الرحمٰن خلیل سنوری ولدمحمدادریس (مرحوم)۔گواہ شدنمبر2 حفیظ الرحمٰن منصورسنوری ولدجمیل الرحمٰن سنوری

## مسل نمبر79102میں نبیلہ حبیب

زوجہ حبیب الرحمٰن سنوری قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر30سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-01-01میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 16تولے مالیتی -/280000 روپے(2) حق مہربذمہ خاوند -/30000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نبیلہ حبیب۔گواہ شدنمبر1 جمیل الرحمٰن خلیل سنوری گواہ شدنمبر2 حفیظ الرحمٰن منصورسنوری

## مسل نمبر79103میں حمادرضاء

ولدپیرزادہ خلیل احمدناصرقوم سید پیشہ مربی سلسلہ عمر24سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-9-1میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن

احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حمادرضاء۔گواہ شدنمبر1 جمیل الرحمٰن خلیل سنوری ولد محمدادریس سنوری ۔گواہ شدنمبر 2 منصوراحمدضیاء ولدمبارک احمدضیاء

## مسل نمبر79104میں مجاہداحمد

ولدمحمداکبرقوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الہ آبادضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مجاہداحمد۔گواہ شدنمبر1 سید عطاءالواحد رضوی مربی سلسلہ ولدسیدعبدالباقی رضوی۔گواہ شدنمبر2 ناصرمحمودولدمحمداکبر

## مسل نمبر79105میں راشدمحمود

ولدمحمداکبرقوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الہ آبادضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-10-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔راشدمحمود۔گواہ شدنمبر1 سید عطاءالواحدرضوی مربی سلسلہ ولدسیدعبدالباقی رضوی۔گواہ شدنمبر2 ناصرمحمودولدمحمداکبر

## مسل نمبر79106میں خرم شہزاد

ولدمحمداشرف مستری قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔ خرم شہزاد۔گواہ شدنمبر1 عمران احمدڈھلووصیت نمبر44997 گواہ شدنمبر2 رانا طاہراحمدوصیت نمبر34802

## مسل نمبر79107میں انجم رضا

ولدپرویزاحمدقوم ڈھلو پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انجم رضا گواہ شد نمبر 1رضوان بشیرکھوکھر ولد بشیراحمدکھوکھر۔گواہ شدنمبر 2 رانا طاہراحمدوصیت نمبر34802

## مسل نمبر79108میں تنویراحمد

ولدعبدالواحدچوہان قوم چوہان پیشہ کاروبارعمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتارہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیداکروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتارہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظورفرمائی جاوے ۔ العبد۔ تنویر احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 محدث خلیل وصیت نمبر43860۔گواہ شدنمبر2 رانا طاہراحمد مربی سلسلہ وصیت نمبر34802

## مسل نمبر79109میں عطیہ کوثر

زوجہ امیرعلی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رفیق پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور6تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیداکروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبدعطیہ کوثر۔گواہ شدنمبر1امیرعلی خاوندموصیہ وصیت نمبر39027 گواہ شدنمبر2چوہدری افتخاراحمدوصیت نمبر39061

## مسل نمبر79110میں جعفرحسین

ولدچوہدری محمدشریف(مرحوم)قوم جٹ بھٹہ پیشہ کاروبارعمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رفیع پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)4مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/700000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/4500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظورفرمائی جاوے۔ العبد۔جعفرحسین ۔ گواہ شد نمبر 1چوہدری افتخاراحمدوصیت نمبر 39061۔گواہ شد نمبر 2 شفیق احمدمربی سلسلہ وصیت نمبر30255

## مسل نمبر79111میں بشیراحمد

ولدچوہدری محمدشریف قوم جٹ بھٹہ پیشہ کاروبارعمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الطاف پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)رہائشی مکان اڑھائی مرلہ اندازاًمالیتی -/500000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔بشیراحمد ۔گواہ شد نمبر 1چوہدری افتخاراحمدوصیت نمبر39061۔گواہ شدنمبر2 شفیق احمدمربی سلسلہ وصیت نمبر30255

## مسل نمبر79112میں عزیزاحمد

ولدغوث محمدقوم جٹ بھٹہ پیشہ......عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاشف پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) رہائشی مکان اندازاًمالیتی -/1000000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عزیزاحمد۔گواہ شد نمبر 1 شفیق احمدمربی سلسلہ وصیت نمبر 30255۔گواہ شدنمبر 2چوہدری افتخاراحمدوصیت نمبر39061

## مسل نمبر79113میں مشتاق احمد

ولدغوث محمدقوم جٹ بھٹہ پیشہ......عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الطاف پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 4مرلہ رہائشی مکان اندازاًمالیتی -/1000000روپے

اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مشتاق احمد۔گواہ شد نمبر1چوہدری افتخاراحمد وصیت نمبر39061۔گواہ شدنمبر2 شفیق احمدمربی سلسلہ وصیت نمبر30255

## مسل نمبر79114میں شریف احمدخاں

ولدچوہدری بشیراحمدخاں قوم راجپوت پیشہ پنشنرعمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشاط کالونی لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) پلاٹ ڈیڑھ مرلہ مالیتی اندازاً -/350000روپے کا1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔ شریف احمد۔ گواہ شدنمبر1 چوہدری حبیب اللہ مظہر ولد چوہدری اللہ دتہ۔گواہ شدنمبر2 یعقوب علی ولدعبدالرحیم

## مسل نمبر79115میں یعقوب علی

ولدعبدالرحیم قوم جٹ سدھو پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن پارک لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 5مرلہ رہائشی مکان اندازاًمالیتی -/1200000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/7000+2500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ+پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیدادیاآمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔ یعقوب علی۔ گواہ شدنمبر1 چوہدری حبیب اللہ مظہر ولد چوہدری اللہ دتہ۔ گواہ شدنمبر2 اظفر بلال ولد چوہدری حبیب اللہ مظہر

## مسل نمبر79116میں سیدمبشراحمدشاہ

ولدسیدنعمت علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلال ٹاؤن لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)6 مرلہ رہائشی مکان اندازاًمالیتی -/1200000 روپے کا1/2 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ-/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔سید مبشراحمدشاہ ۔گواہ شد نمبر1 چوہدری حبیب اللہ مظہر ولد چوہدری اللہ دتہ۔گواہ شدنمبر2 وقاص نعیم احمدصدیقی ولدنعیم احمدصدیقی

## مسل نمبر79117میں چوہدری داؤداحمد

ولدچوہدری محموداحمدقوم جٹ پیشہ ڈاکٹرعمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خدابخش کالونی لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/25000 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ کلینک مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمدکا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یاآمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ چوہدری داؤداحمد۔گواہ شد نمبر 1چوہدری حبیب اللہ مظہر ولد چوہدری اللہ دتہ ۔گواہ شدنمبر2 اظہارکرامت اللہ ولد چوہدری حبیب اللہ مظہر

## مسل نمبر79118میں چوہدری محمدخاں

ولدچوہدری محمدحسین قوم جٹ پیشہ پنشنرعمر72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زرعی اراضی 4/1ایکڑواقع سعداللہ پورمالیتی اندازاً -/1300000 روپے (2) مکان برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع سعداللہ پور مالیتی اندازاً-/50000 روپے(3) رہائشی مکان واقع لاہورمالیتی اندازاً -/1600000روپے (4) بینک بیلنس -/40000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/6000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ اورمبلغ -/12000روپے سالانہ آمداز جائیدادبالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوارآمدکا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرارکرتا ہوں کہ اپنی جائیدادکی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔چوہدری محمدخاں۔گواہ شدنمبر1 نصیراحمد طارق ولد چوہدری محمدخاں۔گواہ شدنمبر2 ملک گلزاراحمد ولد چوہدری فضل احمد

## مسل نمبر79119میں عبدالقیوم

ولدعبدالمجید عاجز قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری

کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/500000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ عبدالقیوم ۔ گواہ شد نمبر 1 عتیق احمد ولد عبدالرحمٰن ۔ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ولد محمود احمد

## مسل نمبر 79120 میں سید ظفر احمد

ولد سید افضال احمد قوم سید پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ سید ظفر احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 سید مبشر افضال وصیت نمبر 51611 ۔ گواہ شد نمبر 2 سید مبارک احمد وصیت نمبر 51610

## مسل نمبر 79121 میں ثناء پروین ظفر

زوجہ طارق احمد ظفر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 یورو اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ ثناء پروین ظفر ۔ گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود ولد محمد یوسف ۔ گواہ شد نمبر 2 زوہیب ارشد ولد ارشد محمود

## مسل نمبر 79122 میں ناصر احمد

ولد محمد عباس باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ ناصر احمد گواہ شد نمبر 1 رضوان عامر باجوہ ولد محمد امین باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 2 احمد طارق ولد محمد عباس باجوہ

## مسل نمبر 79123 میں رضوان عامر باجوہ

ولد محمد امین باجوہ قوم باجوہ پیشہ وکالت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ رضوان عامر باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 1 احمد طارق باجوہ ولد محمد عباس باجوہ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ

## مسل نمبر 79124 میں زاہدہ محمود

زوجہ رضوان عامر باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ زاہدہ محمود ۔ گواہ شد نمبر 1 احمد طارق باجوہ ولد محمد عباس باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 2 رضوان عامر باجوہ خاوند موصیہ

## مسل نمبر 79125 میں آصفہ داؤد

بنت داؤد احمد قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ آصفہ داؤد ۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ باجوہ ولد غلام نبی (مرحوم) ۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ مربی سلسلہ ولد رانا عطاء اللہ

## مسل نمبر 79126 میں اسد اللہ

ولد اظہر احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ اسد اللہ ۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ باجوہ ولد غلام نبی ۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ

☆......☆......☆......☆

# احباب متوجہ ہوں

۞ مجلس نابینا ربوہ رنگ بہاراں کے نام پر ایک پروگرام تشکیل دے رہی ہے ۔ ایسے معذور احباب جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ذاتی تعلق کے رنگ میں بعض انعامات و شفقتوں سے مستفیض ہوتے رہے ہیں وہ فوری طور پر مجلس نابینا ربوہ سے رابطہ کر لیں ۔

فون نمبرز: 047-6212772,6215405

0333-6706931

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

# درخواست دعا

۞ محترم فیاض احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب حافظ آباد کی والدہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

۞ مکرم طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کی دادی جان محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مولوی روشن الدین صاحب مرحوم بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہوگئی ہے ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر اور شفاء عطا فرمائے ۔

# ولادت

۞ مکرم خالد پرویز بٹ صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 13 مارچ 2008ء کو بچی سے نوازا ہے ۔ بچی کا نام شانزے خالد تجویز ہوا ہے ۔ بچی مکرم عبدالمجید صاحب بٹ سابق کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی پوتی اور مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت مانانوالہ 203 ر ۔ ب ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے ۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے ۔ صحت والی لمبی عمر سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

# سانحہ ارتحال

۞ مکرم سید حمید الحسن صاحب زعیم انصار اللہ سمبڑیال تحریر کرتے ہیں ۔

مکرم نور احمد قریشی صاحب سمبڑیال بعمر 90 سال مورخہ 4 مارچ 2008ء کو وفات پاگئے ۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ مغل پورہ لاہور نے پڑھائی اور مقامی قبرستان سمبڑیال میں تدفین کے بعد مکرم ملک شمیم احمد صاحب ایڈووکیٹ

# حضرت مسیح موعود کی کتب کے پھیلاؤ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 22 مارچ 1929ء کو ارشاد فرمایا کہ یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے جس ذریعہ سے ہم آج (دین) کی مدد کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ صحف و کتب کی اشاعت پر خاص زور دیں اگر ہر جماعت میں حضرت مسیح موعود کی کتب کی ایجنسیاں قائم ہو جائیں تو یقیناً بہت فائدہ ہو سکتا ہے ۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء ص 247)

نیز ہدایت فرمائی کہ عام طور پر ہماری کتابیں گراں ہوتی ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی اشاعت نہیں کر سکتے ۔ اس کے لئے ایک طرف تو میں نظارت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کتابوں کی قیمتوں پر نظر ثانی کرے اور قیمتیں اس حد پر لے کر آئے کہ ان انجمنوں کو جو ایجنسیاں لیں کافی معاوضہ بھی دیا جا سکے اور نقصان بھی نہ ہو اور دوسری طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اس بارے میں فرض شناسی کا ثبوت دیں ۔

(الفضل 29 مارچ 1929ء ص 6)

صدر سمبڑیال نے دعا کروائی ۔ آپ کے والد حضرت نور حسن قریشی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے آپ کے داد حضرت محمد عبداللہ قریشی صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعود تھے ۔ مکرم نور احمد قریشی صاحب نڈر داعی الی اللہ، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا آپ کی یادگار دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
گولڈن جوبلی سال
1958
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ
رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6211536

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6211649 فون رہائش: 047-6215747

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

# سانحہ ارتحال

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک خادم حسین صاحب ولد مکرم ملک محمد حسین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 13 مارچ 2008ء کو 65 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے 14 مارچ کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں 9 بجے صبح پڑھائی۔ ہانڈو گجر میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ہڈیارہ لاہور نے دعا کروائی۔ مرحوم کو چک نمبر 245/E.B گگو منڈی ضلع وہاڑی میں بطور صدر خدمات کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم ملک الطاف حسین صاحب اور سات بیٹیاں مکرمہ سرفراز بانو صاحبہ اہلیہ مکرم ملک طاہر محمود صاحب سمن آباد لاہور، مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ، مکرمہ ناصرہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم عمران احمد صاحب ہڈیارہ لاہور، مکرمہ راشدہ مبارکہ صاحبہ مکرمہ نادرہ نورین صاحبہ، مکرمہ صائمہ عصمت صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کا تعلق ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ قادیان سے تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جوار رحمت میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

# سانحہ ارتحال

مکرم الطاف احمد صاحب بشیر آباد ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم احمد زکریا صاحب ابن مکرم نصیر احمد شاد صاحب آف کرونڈی ضلع خیر پور حال مقیم جرمنی بعمر 27 سال ہارٹ اٹیک ہو جانے کی وجہ سے مورخہ 7 مارچ 2008ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 14 مارچ 2008ء کو بعد نماز جمعہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار ایک بیٹا عزیزم یونس احمد بعمر سوا سال چھوڑا ہے۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ تنزیلہ زکریا کے علاوہ ماں باپ 8 بھائی اور تین بہنیں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم شہزاد احمد صاحب مربی سلسلہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ ہیں۔ مرحوم حضرت مولوی رحمت الٰہی صاحب آف پھیروچیچی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# خبریں

## فہمیدہ مرزا دو تہائی سے زائد ووٹ لے کر سپیکر اور فیصل کنڈی ڈپٹی سپیکر منتخب

قومی اسمبلی کی نو منتخب سپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے پاکستان کی پہلی خاتون سپیکر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا ہے۔ وہ 249 ووٹ لے کر سپیکر قومی اسمبلی منتخب ہوئی ہیں۔ وہ قومی اسمبلی کی 18 ویں سپیکر ہیں۔ سپیکر قومی اسمبلی چودھری امیر حسین کی نگرانی میں خفیہ رائے شماری کے ذریعے نئے سپیکر کا انتخاب ہوا۔ دریں اثناء قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں کے فیصل کریم کنڈی 246 ووٹ لے کر کامیاب قرار پائے۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

## بلاول بھٹو پاکستان پہنچ گئے، وزیراعظم کے نام کا اعلان کریں گے پاکستان

پیپلز پارٹی کے چیئر مین بلاول بھٹو زرداری پاکستان پہنچ گئے۔ ان کی لندن سے کراچی آمد کے موقع پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ وہاں سے وہ نوڈیرو گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی والدہ بے نظیر بھٹو کی قبر پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا کہ بلاول بھٹو زرداری مناسب وقت پر وزارت عظمیٰ کے امیدوار کا اعلان کریں گے۔

## مخلوط حکومت سے ملک مضبوط ہوگا پاکستان

پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کے درمیان اتحاد سے پاکستان میں استحکام آئے گا' پیپلز پارٹی عوام کی سماجی و اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ مضبوط سول سوسائٹی کیلئے پختہ عزم رکھتی ہے۔

## مجھے مرضی کا عہدہ نہ ملا تو میرا بیٹا بھی کسی عہدے کا امیدوار نہیں ہو گا پاکستان

پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیئر مین مخدوم امین فہیم نے کہا ہے کہ اگر انہیں ان کی مرضی کا عہدہ نہ ملا تو ان کا بیٹا بھی کسی بھی عہدے کا امیدوار نہیں ہوگا۔ ملک کے نئے وزیر اعظم کے لئے 23 مارچ تک انتظار کرنا ہوگا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے قومی اسمبلی سے قبل پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

اعلان داخلہ
Oxford Grammar سکول میں جونیئر نرسری میں داخلہ شروع ہے لہٰذا 15 اپریل سے پہلے خواہشمند والدین اپنے بچوں کو داخل کروائیں۔
پروفیسر عامر نصار سید
OXFORD GRAMMAR SCHOOL
دارالنصر وسطی ربوہ
PH:0334-3172928,047-6011713

# نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 24 مارچ 2008ء بوقت 9:00 بجے صبح فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند افراد استفادہ فرمائیں۔

**سامان**

چپ بورڈ شیٹ، المایوں کے پلے' سکریپ لوہا، باڈی کولر لوہے کی' دروازے، کھڑکیاں اور دیگر سامان

(ناظم جائیداد ربوہ)

اپنے شہر کو سر سبز بنا دیں

آئے دن کی بجلی کی بندش کا حل
کنورٹر 300-500 اور 1000 میں گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ جو آپ کے پنکھے اور ٹیوب کو ایک لمحہ بھی بند نہ ہونے دے مکمل آٹو میٹک اور محفوظ ترین نہ بجلی جانے کا ڈر اور نہ آنے کی خوشی۔
سٹیبلائزر 1000 اور 5000 میں بھی دستیاب ہیں۔
کم سے کم بجلی 120 وولٹ میں بھی کارآمد ہے۔
نیز ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے۔
12,500
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور اقصیٰ چوک ربوہ
PH:0476-213765-0301-7977210

WATEEN TELECOM
WIMAX
Internet Telephony
Contact: Shahid Mahmood
0321-9400773 0300-8844337

برائے فروخت
نصیر آباد عزیز میں 10 مرلہ کا کونے کا پلاٹ مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے۔
پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت کے ساتھ
رابطہ: 03336706649

WORLD INTERNATIONAL CARGO
بیرون ملک ہم سے سامان بک کروائیں۔
آنے سے پہلے رابطہ کریں۔ فون:042-6312538
0333-4364361
0300-4328757
طالب دعا مرزا کرم بیگ

SUZUKI
MINI MOTORS
Authorised Dealer:
PAK SUZUKI MOTOR CO.LTD
54-Industrial Areal, Gulberg III, Lahore
Tel.:5873197-5873384-5712119 Fax:5713689

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

**ربوہ میں طلوع وغروب**

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:31 |
| طلوع آفتاب | 6:59 |
| زوال آفتاب | 12:03 |
| غروب آفتاب | 5:08 |

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

فیوچر ریس اکیڈمی
K.G + Nursery + One + TWO
سکول وین کی ضرورت ہے رابطہ کریں۔
رابطہ: 6213194-0332-7057097

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری وپراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کمرشل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

ماشاء اللہ گیئرز
طالب دعا
گیئرز خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیئر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیئرز کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

MB/FD-10/FR